خواتین کے لیے آرٹیفیشل جیولری پہننے کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: JTL- 1307 تاریخ: 25-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا خواتین کا آرٹیفیشل جیولری استعمال کرنا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فی زمانہ تعامل و عموم بلوٰی کی وجہ سے خواتین کا آرٹیفیشل جیولری استعمال کرنا، جائز ہے۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ آرٹیفیشل جیولری سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں سے بنائی گئی ہوتی ہے اور اصولی احکام کے اعتبار سے سونے چاندی کے علاوہ دیگر دھاتوں سے بنے زیورات کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں کے حق میں ناجائز ہے۔ حدیث اور فقہاء کے فرامین میں اس کی ممانعت واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہے، چنانچہ سنن ابو داؤد اور سنن ترمذی وغیرہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:" أن رجلا جاء إلى النبي صلى اللہ عليه وسلم وعليه خاتم من شبه، فقال له: «ما لي أجد منك ريح الأصنام» فطرحه، ثم جاء وعليه خاتم من حديد، فقال: «ما لي أرى عليك حلية أهل النار» فطرحه، فقال: يا رسول اللہ، من أي شيء أتخذه؟ قال: «اتخذه من ورق، ولا تتمه مثقالا» "ترجمہ: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے تانبے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے اس شخص سے فرمایا:" مجھے کیا ہوا کہ میں تم سے بتوں کی بو پاتا ہوں۔" اس نے وہ پھینک دی۔ پھر آیا تو اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ تو فرمایا کہ:" مجھے کیا ہوا

کہ تم پر دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں۔" اس نے وہ پھینک دی۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: "چاندی کی اور اس کی ایک مثقال پوری نہ کرو۔"

(سنن أبي داود، جلد4، صفحه90، حديث 4223، مكتبه عصريه، بيروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: " اسلام نے پیتل کے زیور ہر مسلمان کے لیے منع فرمائے خواہ مرد ہو یا عورت، انگوٹھی چھلہ بھی زینت کے لیے ہے، یہ بھی پیتل کا ممنوع ہے۔۔۔۔ پیتل لوہے کا زیور مرد و عورت سب کو ہی حرام ہے۔"

(مرأة المناجيح، جلد6، صفحه118، قادری پبلشرز، لاهور)

ایک اور حدیث پاک الجامع الصغیر للسیوطی اور اس کی شرح السراج المنیر کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک شخص فتح مکہ کے سال مقام صفا پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ جسے دیکھ کر حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "(ما طھر اللہ كفا فيها خاتم من حديد) أي ما نزهها فالمراد لطهارة المعنوية فيكره التختم بالحديد (تخ طب) عن مسلم بن عبد الرحمن بإسناد حسن "ترجمہ: "اللہ تعالی اس ہاتھ کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہے۔" (الحدیث) یعنی اسے منزہ نہ کرے، اس سے مراد معنوی طہارت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے۔ یہ حدیث امام بخاری نے تاریخ میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں مسلم بن عبد الرحمن سے سندِ حسن کے ساتھ روایت کی ہے۔

(السراج المنير شرح الجامع الصغير، جلد3، صفحه255، مطبوعه خيريه، مصر)

ایک اور صحیح حدیث حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ " نهى عن خاتم الذهب وعن خاتم الحديد "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور لوہے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

(شعب الإيمان، جلد8، صفحه355، حديث:5934، مكتبة الرشد، الرياض)

رد المحتار میں ہے: "وفي الجوهرة والتختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه

للرجل والنساء "ترجمہ: جوہرہ میں ہے کہ لوہے، پیتل، تانبے اور سیسے کی انگوٹھی مرد اور عورت دونوں کے لیے مکروہ ہے۔ (ردالمحتار، جلد6، صفحہ359، دارالفکر، بیروت)

امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃاللہ علیہ جدالممتار میں لکھتے ہیں:

"والممنوع فی غیر النقدین من الصفر والنحاس والحدید والرصاص انماھو التحلی بہ لتصریحھم بتحریم التختم بھا رجالا ونساء فکذا سائر انواع الحلی لا غیر "ترجمہ: اور سونے چاندی کے علاوہ پیتل، تانبے، لوہے اور سیسے میں جو ممنوع ہے وہ ان کا بطور زیور استعمال ہے، کیونکہ علماء نے صراحت کی ہے کہ ان دھاتوں کی انگوٹھی پہننا مرد و عورت سبھی کے لیے حرام ہے۔ اسی طرح زیور کی تمام قسمیں ہیں، زیور کے علاوہ ان دھاتوں سے نفع اٹھانا حرام نہیں ہے۔

(جدالممتار، کتاب الحظروالاباحۃ، فصل فی اللبس، ج07، ص23، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی طرح فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "چاندی سونے کے سوا لوہے، پیتل، رانگ کا زیور عورتوں کو بھی مباح نہیں، چہ جائیکہ مردوں کے لئے۔۔۔فی الشامیۃ عن الجوھرۃ التختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء انتھی، وفیھا عن غایۃ البیان التختم بالذھب والحدید والصفر حرام" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ153، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

یونہی فتاوی رضویہ کے ایک دوسرے مقام پر ہے: "والنساء والرجل سواء فی کراھۃ لبس النحاس "ترجمہ: اور عورتیں اور مرد تانبے کے استعمال کے مکروہ ہونے میں برابر ہیں (یعنی دونوں کے لئے مکروہ ہے۔) (فتاوی رضویہ، ج22، ص150، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

حکم میں تبدیلی ورخصت کی تفصیل:

حدیث وفقہ کی روشنی میں بیان کردہ اصولی حکم واضح ہے، لیکن ہمارے زمانے وبلاد میں خواتین آرٹیفیشل زیور بکثرت استعمال کرتی ہیں، کیونکہ سونے چاندی کی بنسبت یہ سستا بھی ہوتا ہے اور مختلف قسم کے کلرز و ڈیزائن کی ورائٹی دستیاب ہونے کی وجہ سے کپڑوں کی مناسبت سے جیولری اختیار کرنا آسان

ہوتا ہے۔ اور اس کا استعمال صالحات اور فاسقات ہر طرح کی خواتین میں رائج ہے اور بلاشبہ بلادِ کثیرہ میں بکثرت رائج ہونے والی صورت، جسے "عرفِ عام" کہا جاتا ہے، وہ متحقق ہے۔ بلکہ خواتین میں اس کا رواج عام ہوئے بھی چونکہ ایک عرصہ ہو چکا ہے اور ایسے زیورات استعمال کرنے کی عادت خواتین میں پختہ ہو چکی۔ جس کی وجہ سے اب ان کو اس سے باز رکھنا انتہائی مشکل و باعثِ حرج امر ہے۔ لہذا یہاں عموم بلوٰی کا تحقق ماننا بھی بعید نہیں۔

اور علماء فرماتے ہیں کہ تعامل و عرفِ عام جب متحقق ہو جائے، تو اس کی وجہ سے نص کو اگرچہ بالکلیہ ترک تو نہیں کیا جا سکتا، لیکن منصوص حکم میں تخصیص کی جا سکتی ہے اور قیاس کو ترک کیا جا سکتا ہے بلکہ اگر معاملہ بلوٰی کی حد تک ہو، تو منصوص حکم میں تخفیف کا دائرہ مزید وسیع ہو جاتا ہے۔ لہذا تعامل و بلوٰی کی وجہ سے اب اگر کوئی خاتون آرٹیفیشل زیور پہنے، تو اس پر گناہ کا حکم نہیں ہو گا۔ اور اس معاملے میں وارد ہونے والی نصوص (احادیث) کے حکم میں تخصیص کی جائے گی یعنی ممانعت کا حکم فقط مردوں تک خاص رکھا جائے گا کہ اصلِ نص انہی کے بارے میں وارد ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: " ان العرف العام يصلح مخصصا كما مر عن التحرير ويترك به القياس كما صرحوا به في مسئلة الاستصناع "ترجمہ: عرفِ عام مخصِص بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، جیسا کہ التحریر کے حوالے سے پیچھے گزرا اور اس کی وجہ سے قیاس کو بھی ترک کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ فقہائے کرام نے استصناع والے مسئلے میں اس کی صراحت کی ہے۔

(مجموعہ رسائل ابن عابدین، رسالہ نشر العرف، جلد 2، صفحہ 158، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تعامل کی وجہ سے منصوص حکم میں تخصیص درست ہونے کے حوالے سے علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "الذخیرۃ البرھانیۃ" سے نقل کرتے ہیں: "والتعامل حجة يترك به القياس ۔۔۔ وتخصيص النص بالتعامل جائز، ألا ترى أنا جوزنا الاستصناع للتعامل والاستصناع بيع ماليس عنده وأنه منهي عنه، وتجويز الاستصناع بالتعامل تخصيص منه للنص الذي ورد في النهي عن بيع ما ليس عند الإنسان لا ترك للنص أصلاً؛ لأنا عملنا بالنص في غير الاستصناع ۔۔۔ وبالتعامل لا يجوز ترك النص

أصلاً، وإنما يجوز تخصيصه" ملتقطا ترجمہ: تعامل ایک ایسی حجت ہے جس کی وجہ سے قیاس کو ترک کیا جا سکتا ہے اور تعامل کی وجہ سے نص کی تخصیص جائز ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم نے استصناع کو تعامل کی وجہ سے جائز قرار دیا، حالانکہ استصناع ایسی چیز کی بیع ہے جو انسان کے پاس ہوتی ہی نہیں اور یہ ایک ممنوع عمل ہے۔ اور استصناع کو تعامل کی وجہ سے جائز قرار دینا در اصل تعامل کی وجہ سے اس نص کی تخصیص کرنا ہے جو غیر موجود چیز کی بیع کی ممانعت کے حوالے سے مروی ہوئی ہے، یہ نص کا بالکلیہ ترک نہیں ہے، کیونکہ ہم نے استصناع کے علاوہ معاملات میں نص پر عمل برقرار رکھا ہے۔ اور تعامل کی وجہ سے نص کو بالکل ترک کر دینا جائز نہیں، لیکن نص کی تخصیص کر دینا جائز ہوتا ہے۔

(مجموعہ رسائل ابن عابدین، رسالہ نشر العرف، جلد2، صفحہ159، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک جگہ لکھتے ہیں: "بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ بدلائل قاطعہ واضح ہوا کہ علمائے کرام جس عرف عام کو فرماتے ہیں کہ قیاس پر قاضی ہے اور نص اس سے متروک نہ ہو گا، مخصوص ہو سکتا ہے وہ یہی عرف حادث شائع ہے کہ بلاد کثیرہ میں بکثرت رائج ہو۔" **(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ606، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

تعامل وبلوی کی وجہ سے ملنے والی رخصت کے چند نظائر:

تعامل و بلوی کی وجہ سے حکم میں تخفیف ہو جاتی ہے، اس کے چند نظائر بھی درج ذیل ہیں:

(1) اسپرٹ ایک قسم کی شراب ہے۔ اور مفتیٰ بہ قول کے مطابق یہ نہ صرف حرام ہے، بلکہ نجس و ناپاک بھی ہے۔ امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے زمانے میں ایک مخصوص قسم کا اسپرٹ والا پڑیا کا رنگ اہل ہند کے مابین رائج ہو گیا تھا اور اس کا رواج ابتلائے عام کی حد تک پہنچ گیا، تو امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے یہ فتوی دیا کہ اب اس پڑیا کے رنگ کو ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا ورنہ بے شمار مسلمانوں کو گنہگار قرار دینا لازم آئے گا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"پڑیا کی نجاست پر فتوی دئے جانے میں فقیر کو کلام کثیر ہے، ملخص اُس کا یہ کہ پُڑیا میں

اسپرٹ کا ملنا اگر بطریقہ شرعی ثابت بھی ہو، تو اس میں شک نہیں کہ ہندیوں کو اس کی رنگت میں ابتلائے عام ہے اور عموم بلوے نجاست متفق علیہا میں باعث تخفیف۔" حتی فی موضع النص القطعی کمافی ترشش البول قدر رؤس الابر کما حققه المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر الخ"

(فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ381، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور فتوے میں لکھتے ہیں:" بادامی رنگ کی پُڑیا میں تو کوئی مضائقہ نہیں اور رنگت کی پُڑیا سے ورع کے لیے بچنا اولیٰ ہے، پھر بھی اس سے نماز نہ ہونے پر فتوٰی دینا آج کل سخت حرج کا باعث ہے۔" والحرج مدفوع بالنص وعموم البلوی من موجبات التخفیف لاسیما فی مسائل الطھارة والنجاسة" لہٰذا اس مسئلہ میں مذہب حضرت امام اعظم وامام ابویوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عدول کی کوئی وجہ نہیں، ہمارے ان اماموں کے مذہب پر پُڑیا کی رنگت سے نماز بلاشبہ جائز ہے۔ فقیر اس زمانے میں اسی پر فتوٰی دینا پسند کرتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد04، صفحہ390، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

(2) یونہی حقہ والے مسئلے سے متعلق لکھتے ہیں:

" بالجملہ عند التحقیق اس مسئلہ میں سوا حکم اباحت کے کوئی راہ نہیں ہے، خصوصاً ایسی حالت میں کہ عجماً وعرباً وشرقاً وغرباً عام مومنین بلاد وبقاع تمام دنیا کو اس سے ابتلا ہے تو عدم جواز کا حکم دینا عامہ امت مرحومہ کو معاذ اللہ فاسق بنانا ہے، جسے ملت حنفیہ سمحہ سہلہ غرابیضا ہرگز گوارا نہیں فرماتی، اسی طرف علامہ جزری نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا ہے:" فی الافتاء بحله دفع الحرج عن المسلمین"

اور اسے علامہ حامد عمادی پھر منقح علامہ محمد شامی آفندی نے برقرار رکھا۔ **اقول:**" ولسنا نعنی بھذا ان عامة المسلمین اذا ابتلوا بحرام حل بل الامران عموم البلوٰی من موجبات التخفیف شرعا وماضاق أمر إلا إتسع فاذا وقع ذٰلک فی مسئلة مختلف فیھا ترجح جانب

الیسر صونا للمسلمین عن العسر ولا یخفی علی خادم الفقہ ان ھذا کما ھو جار فی باب الطھارۃ والنجاسۃ کذٰلک فی باب الاباحۃ والحرمۃ ولذا تراہ من مسوغات الافتاء بقول غیر الإمام الأعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کما فی مسئلۃ المخابرۃ وغیرھا مع تنصیصھم بانہ لا یعدل عن قولہ الی قول غیرہ الا لضرورۃ بل ھو من مجوزات المیل الی روایۃ النوادر علٰی خلاف ظاھر الروایۃ کما نصوا علیہ مع تصریحھم بان مایخرج عن ظاھر الروایۃ فھو قول مرجوع عنہ ومارجع عنہ المجتھد لم یبق قولا لہ وقد تشبث العلماء بھٰذا فی کثیر من مسائل الحلال والحرام ففی الطریقۃ وشرحھا الحدیقۃ فی زماننا ھذا لا یمکن الاخذ بالقول الاحوط فی الفتوی الذی افتی بہ الائمۃ وھو مااختارہ الفقیہ ابو اللیث انہ ان کان فی غالب الظن ان اکثر مال الرجل حلال جاز قبول ھدیتہ ومعاملتہ والا لا اھ ملخصا''

"وفی ردالمحتار من مسئلۃ بیع الثمار لا یخفی تحقق الضرورۃ فی زماننا، ولا سیما فی مثل دمشق الشام، وفی نزعھم عن عادتھم حرج، وماضاق الامر الا اتسع ولا یخفی ان ھذا مسوغ للعدول عن ظاھر الروایۃ اھ ملخصا، وفی مسئلۃ العلم فی الثوب ھو ارفق باھل ھذا الزمان لئلا یقعوا فی الفسق والعصیان اھ وفیہ من کتاب الحدود ومقتضی ھذا کلہ ان من زفت الیہ زوجتہ لیلۃ عرسہ ولم یکن یعرفھا لا یحل لہ وطؤھا مالم تقل واحدۃ او اکثر انھا زوجتک وفیہ حرج عظیم لانہ یلزم منہ تاثیم الامۃ اھ ملخصا الٰی غیر ذٰلک من مسائل یکثر عدھا ویطول سردھا فاندفع ماعسی ان یوھم من قول الفاضل اللکنوی ان عموم البلوی انما یؤثر فی باب الطھارۃ والنجاسۃ لا فی باب الحرمۃ والاباحۃ صرح بہ الجماعۃ اھ۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 89 تا 91، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(3) تانبے اور پیتل کے برتن کھانے پینے کے لئے استعمال کرنے ہوں، تو ان پر قلعی کر کے پھر انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ بے قلعی کیے تانبے اور پیتل کے برتن میں کھانا پینا مکروہ ہے کہ جسمانی ضرر کا باعث ہے۔ (کما فی الدر المختار ورد المحتار، 343/6) لیکن جب امام اہل سنت سیدی اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی اکثریت اس میں

مبتلا ہو چکی ہے، تو فرمایا اب اس حکم میں توسیع و نرمی پیدا کرنا لازم ہے یعنی اب کراہت کا حکم نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ آپ جد الممتار میں لکھتے ہیں:" قلت: وقد شاع ذلك في زماننا في عامة المسلمين فلابد من التوسيع "ترجمہ: میں کہتا ہوں: بلاشبہ ہمارے زمانے میں بے قلعی کیے برتنوں کا استعمال عامۃ المسلمین میں رواج پا چکا ہے، لہذا اب وسعت دینا لازم ہے۔

(جد الممتار، جلد 7، صفحہ 12، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اس کے علاوہ بھی نظائر پیش کیے جاسکتے ہیں، لیکن اسی قدر بھی کافی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

09 ربیع الثانی 1445ھ/25 اکتوبر 2023ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے